مغلیہ دور کے عہد زوال میں علم اصول فقہ کا ارتقائی مطالعہ

(تیرھویں صدی ہجری)

Historical development and analysis of principles of Islamic Jurisprudence (Usool-al-Fiqh) during Mughal Dynasties (13th century Hijra)

☆ ڈاکٹر فاروق حسن

ABSTRACT

Zahir-ud-Din Muhammad Babur founded the Mughal Dynasty in 933 Hijra (1526 A.D). The golden period of this magnificent dynasty ended with the reign and death of sixth emperor Aurangzeb Alamgheer in 1119 Hijra (1707 A.D), then started a long period of chaos and conflict which ended in 1274 Hijra (1857) with the dethronement of Bahadur Shah Zafar, which also ended the long rule of Muslims and Mughals from the Sub-Continent. During this period of political, social, intellectual and moral decline, many Ulama (religious scholars) and Fuqaha (Jurists) contributed to Usool-e-Fiqh and wrote good books in this field, even though most of the work was related to the commentary, explanation of the previous books on the same topic. The paper discusses the period of 13th century Hijra in

☆ اسسٹنٹ پروفیسر، ہیومینیٹیز ڈیپارٹمنٹ این ای ڈی انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی یونیورسٹی کراچی۔

chronological order and discusses the written contribution (not oral) of scholars and jurists of Sub-Continent only.

ظہیرالدین بابر نے ۹۳۳ھ (۱۵۲۵ء) میں مغلیہ سلطنت کی بنیاد رکھی جس کا سنہری دور چھٹے بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر کی ۱۱۱۹ء (۱۷۰۷ء) میں وفات پر ختم ہوتا ہے اور پھر بدامنی وانتشار کا آغاز ہوتا ہے جو برطانوی سامراج کے ہاتھوں آخری مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر کی ۱۲۷۴ھ (۱۸۵۸ء) میں معزولی اور اس کے ساتھ ہی برصغیر پر مغلوں اور مسلمانوں کی طویل حکمرانی کے دور کا خاتمہ ہوتا ہے۔ان نامساعد حالات کے باوجود برصغیر کے علماء ومشائخ فن اصولِ فقہ کی خدمت میں لگے رہے۔اگرچہ اس دور میں ان کی زیادہ تر توجہ ماضی میں فن اصولِ فقہ پر لکھی گئی کتابوں کی تشریحات وتعلیقات پر رہی لیکن پھر بھی انہوں نے ان بدلتے حالات میں اپنی بساط کے مطابق گرانقدر خدمات انجام دیں۔اس مقالہ میں تیرھویں صدی ہجری کے ان اصولیین کی خدمات کا جائزہ لیا گیا ہے جن کی تحریری خدمات کی کسی ذریعے سے ہمیں اطلاع ہوسکی۔اور ساتھ ہی بعض کتابوں سے متعلق مختصراً شروح وحواشی کے تفصیلی مراجع کی نشاندہی کرنے پر اکتفاء کیا گیا ہے۔اس مقالہ میں اصولیین کو ان کی تاریخ وفات کی زمنی ترتیب کے لحاظ سے بیان کیا گیا ہے۔

تیرھویں صدی ہجری میں صرف چار مغل حکمران گذرے۔بیدار شاہ بن احمد شاہ ۱۲۰۲ھ (۱۷۸۸ء) میں، شاہ عالم دوئم ۱۲۰۳ھ (۱۷۸۸ء) میں، ابونصر محمد معین الدین، اکبر دوئم بن شاہ عالم دوئم ۱۲۲۱ھ (۱۸۰۶ء) میں اور پھر ابو المظفر محمد سراج الدین، بہادر شاہ دوئم بن اکبر دوئم ۱۲۵۳ھ (۱۸۳۷ء) میں حکمران ہے[1]۔ برطانوی سامراج نے بہادر شاہ کو ۱۲۷۴ھ (۱۸۳۷ء) میں معزول کر کے برصغیر سے مغل اور مسلم حکمرانی کے طویل دور کا خاتمہ کردیا۔ بہادر شاہ ظفر کا انتقال اسیری کی حالت میں ۱۲۷۹ھ (۱۸۶۲ء) کو ہوا۔

مغل حکومت کا زوال درحقیقت عوام کا زوال تھا جو مصیبت مغل بادشاہوں پر آئی تھی اس کا اثر امراء اور رؤسا سے لیکر عوام الناس تک سب پر برابر پڑا اور مسلم ہندوستان کے تہذیب وتمدن اور ذہن وفکر کے تمام شعبے براہ راست یا بالواسطہ اس سے متاثر ہوئے۔مغل حکومت کے زوال کا سب سے واضح نتیجہ اقتصادی بدحالی کی شکل میں ظاہر ہوا۔اقتصادی بدحالی اور معاشی پریشانیوں میں اخلاقی قدروں کی پابندی کا ہوش کیسے رہتا ہے چنانچہ شریفانہ اخلاق وخصائل کم ہوتے گئے اور خود غرضی، حرص اور بددیانتی کا چلن عام ہونا شروع ہوا

معاشرے کے اس انتشار کا ردعمل لوگوں پر مختلف صورتوں میں ظاہر ہوا(۲) ان مذکورہ بالا نامساعد حالات کے باوجود برصغیر پاک و ہند کے علمائے کرام اور مشائخ عظام دین کی خدمت میں لگے رہے اور فن اصولِ فقہ میں بھی کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ تیرھویں صدی ہجری کے اصولیین اور ان کی خدمات کا تحقیقی جائزہ مندرجہ ذیل ہیں۔

بحر العلوم عبد العلیؒ لکھنوی حنفی (۱۱۴۴ھ-۱۲۲۵ھ/ ۱۷۳۱ء-۱۸۱۰ء):

ابوالعباس، بحر العلوم عبد العلی محمد بن نظام الدین محمد لکھنوی الانصاری فقیہ، اصولی اور منطقی تھے۔ درس نظامی کے بانی ملا نظام الدین کے کئی بیٹے تھے ان میں سب سے زیادہ شہرت ملا عبد العلی بحر العلوم لکھنوی نے پائی اپنے والد سے کتب درسیہ پڑھ کر سترہ برس کی عمر میں فراغت پائی۔ وہ سترہ برس کے تھے کہ ان کے والد انتقال کر گئے والد کی وفات کے بعد ان کی جگہ مدرسہ فرنگی محل لکھنو میں تدریس کی وہ لکھنو چھوڑ کر شاہ جہاں پور پھر رام پور اور بنگال ہوتے ہوئے مدراس پہنچے کرناٹک کے رئیس محمد علی خان نے ان کی بڑی قدردانی کی وہ زندگی بھر درس وتدریس کرتے رہے اور انہوں نے بحر العلوم کا خطاب پایا۔ اصول فقہ کے علاوہ فقہ و منطق میں بھی آپ کی تصانیف ہیں۔

مؤلفاتِ اصولیہ:

(۱) "فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت فی أصول الفقه" یہ شرح اور امام غزالیؒ کی کتاب "المستصفی"

دونوں ایک ساتھ ۱۳۲۴ھ میں مطبعہ بولاق سے دوجلدوں میں شائع ہو چکے ہیں۔

"فواتح الرحموت" پر حواشی:

شاہ احمد رضا خانؒ بریلوی حنفی (متوفی ۱۳۴۰ھ) نے اس پر حواشی لکھے جو تقریباً ۱۴۷ صفحات میں ہیں۔ اس کے غیر مطبوعہ نسخہ کی فوٹو اسٹیٹ کاپی میرے پاس موجود ہے جو کراچی میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کی لائبریری سے حاصل کی گئی ہے۔ اس کا آغاز ان کلمات سے ہوتا ہے: قوله غوامض القران قديراً ولقد تصدى لتخاطبه فى إطلاق القدير غيره۔۔۔ وفيه خلف والراجح المنع۔۔۔

(۲) نزهة الخواطر میں ہے: "ومنها تكملة شرح تحرير الأصول لابن الهمام لوالده"(۳)

"تنویر المنار" یہ "المنار" کی فارسی میں شرح ہے۔اس کو ڈاکٹر فاضل برکات احمد ٹونکی نے عربی زبان میں منتقل کیا۔

ڈاکٹر مظہر بقانے کہا کہ اس کے نسخہ کی فوٹو کاپی ان کے پاس موجود ہے۔ جو انہوں نے ان کے پوتے ڈاکٹر سید محمود احمد برکاتی سے لی تھی۔(۳)

(۴) شرح أصول البزدوی

(۵) "أرکان أربعه" در اصول فقہ۔(۴)

محمد مبینؒ بن محبّ فرنگی محلّی انصاری لکھنوی حنفی (متوفی ۱۲۲۵ھ)

مبینؒ بن محبّ بن احمد بن محمد سعید بن قطب الدین شہید انصاری فرنگی محلّی لکھنو میں پیدا ہوئے اور وہیں وفات پائی۔ انہوں نے اپنے زمانے کے معقول ومنقول کے جید عالم ملا حسنؒ فرنگی محلّی لکھنوی سے علم حاصل کیا اور پھر کبار فقہاء حنفیہ میں شمار ہونے لگے کئی موضوعات پر شاندار کتابیں لکھیں۔

مؤلفاتِ اصولیہ: انہوں نے کتاب "مسلم الثبوت للبھاری" کی ایک بسیط شرح لکھی۔(۵)

امین اللہ بن سلیم اللہ بن علیم اللہ انصاری عظیم آبادی (متوفی ۱۲۳۳ھ)

وہ نگرنہسہ میں پیدا ہوئے اور وہیں ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی الٰہ آباد اور پھر دہلی جا کر شاہ ولی اللہ دہلوی کے صاحبزادہ عبد العزیز سے علم حاصل کیا اور پھر واپس کلکتہ آ کر ساری زندگی مدرسہ عالیہ میں پڑھاتے رہے اور یہیں انتقال فرمایا وہ کئی کتابوں کے مصنف تھے۔

مؤلفاتِ اصولیہ: نزھة الخواطر میں ہے کہ انہوں نے "حاشیہ علی مسلم الثبوت" لکھا۔(۶)

سیّد دلدار علی مجتہد بن محمد معین نقوی نصیر آبادی لکھنوی (تقریباً ۱۱۶۶ھ- ۱۲۳۵ھ/ ۱۷۵۳ء-۱۸۲۰ء)

دالدار علی بن محمد معین بن عبد الحصاوی حسینی نقوی رائے بریلی سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر واقع شہد نصیر آباد میں پیدا ہوئے۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ لکھنو میں پیدا ہوئے شیعہ علماء میں سے تھے۔ فقیہ، اصولی متکلم، حکیم اور بعض دوسرے علوم وفنون کے بھی عالم تھے ان کے بارے میں یہ بھی مشہور ہے کہ یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے ہند کی اقلیم شمالی میں امامی مذہب کے ارکان کو مضبوط کیا۔ لکھنو اور عراق کے افاضل شیعہ علماء سے تعلیم حاصل کی نواب آصف الدولہ کی دعوت اور درخواست پر لکھنو میں مقیم ہوگئے تھے۔ تحصیل علم کیلئے الٰہ آباد اور پھر

سندیلہ اور پھر عراق گئے مشائخ کی زیارت اور ان سے استفادہ کیا دوسرے مذاہب بالخصوص احناف، صوفیہ واخیاریہ کو باطل قرار دیتے۔ اپنے شہر اودھ میں اپنے شیعہ مذہب کو عام کردیا۔ بہت سی کتابیں لکھیں۔

مؤلفاتِ اصولیہ:

۱۔ أساس الأصول فی الرد علی الفوائد المدینه للاسترابادی

۲۔ منتهی الأفکار فی أصول الفقه(۷)

جبکہ نزهة الخواطر میں اس طرح مذکور ہے: "وله مصنفات کثیرة منها: اساس الأصول فی اثبات الأدلة الأربعة و إبطال الفوائد المدینه للاسترابادی" (ترجمہ: ان کی بہت سی تصانیف ہیں جن میں سے ایک اساس الأصول فی اثبات الأدلة الأربعة و إبطال الفوائد المدینه للاسترابادی ہے) اور پھر لکھا: "ومنها "منتهی الأحکام" کتاب مبسوط له فی أصول الفقه"(۸) (ترجمہ: فن اصول فقہ میں ان کی ایک کتاب منتهی الأحکام بھی ہے جو کافی ضخیم ہے)

محمد اسماعیلؒ بن عبدالغنی بن ولی اللہ بن عبدالرحیم دہلوی (۱۱۹۳ھ-۱۲۴۶ھ/۱۷۷۹ء-۱۸۳۱ء)

دہلی میں ولادت اور بالاکوٹ میں شہادت ہوئی۔ عالم، فقیہ، محدث، معقول ومنقول کے ماہر، اصول وفروع کے امام مجاہد ومبلغ تھے۔ شاہ عبدالعزیز، شاہ رفیع الدین، شاہ عبدالقادر کے بھتیجے اور شاہ ولی اللہؒ محدث دہلوی کے پوتے تھے۔ آٹھ سال کی عمر میں قرآن حفظ کیا۔ پندرہ سولہ سال کی عمر میں حصول علم سے فارغ ہوئے۔ کئی علوم وفنون پر متعدد کتابیں لکھیں۔

مؤلفاتِ اصولیہ:

انہوں نے کتاب ''اصول فقہ'' لکھی۔ یہ عربی زبان میں ایک مختصر رسالہ ہے اس میں ضمنا حدیث متواترہ اور تقلید واجتہاد کے بارے میں بھی گفتگو کی گئی ہے اپنے موضوع کا یہ ایک بہترین رسالہ ہے پہلی مرتبہ ۱۸۹۵ء میں مجتبائی پریس دہلی سے طبع ہوا اور دائرہ المعارف لاہور نے بھی اسے شائع کیا۔(۹)

امین اللہؒ بن احمد لکھنوی حنفی (متوفی ۱۲۵۲ھ-۱۸۳۷ء)

امین اللہؒ بن احمد (محمد) اکبر بن احمد بن یعقوب الانصاری لکھنوی، لکھنو میں پیدا ہوئے فقیہ وعالم تھے اپنے چچا اور نانا مفتی ظہور اللہؒ سے تعلیم حاصل کی اور کئی یادگار کتابیں چھوڑیں۔

مؤلفاتِ اصولیہ:

(۱)   "حاشیه علی التوضیح"

(۲)   "حاشیه علی التلویح"

(۳)   "حاشیه علی شرح مسلم الثبوت"(۱۰)

واضح رہے کہ "التوضیح والتلویح" پر حاشیہ لکھنے والوں کی تاریخ وفات کی زمنی ترتیب کے اعتبار سے دیکھا جائے تو یہ ان کا "التوضیح" پر ۲۵واں اور "التلویح" پر ۳۶واں حاشیہ ہے۔(۱۱)۔

ملا مہدیؒ بن محمد شفیع مازندرانی استر آبادی لکھنوی (متوفی ۱۲۵۹ھ)

وہ شیعہ مجتہد تھے ایران کے شہر مازندران میں ولادت ونشونما پائی سید علی طباطبائی ودیگر سے تعلیم حاصل کی انہوں نے ۱۲۴۰ھ میں غازی الدین حیدر کے عہد حکومت میں لکھنو آکر سکونت اختیار کی اور یہیں انتقال کیا۔ وہ کئی کتابوں کے مصنف تھے۔

مؤلفاتِ اصولیہ: "قاطیس العقول فی قواعد الأصول"(۱۲)

حبیب اللہؒ القندہاری (۱۲۱۳ھ-۱۲۶۵ھ/ ۱۷۹۸ء-۱۸۴۸ء)

حبیب اللہ کاکڑؒ بن فیض اللہ، اخونزادہ بن ملا بابر، حبوا اخونزادہ، قندھار افغانستان میں پیدائش ہوئی۔ ایران اور ہندوستان کے کئی سفر کیے اور علماء واکابرین سے علمی فیض حاصل کیا۔ قندھار کے قاضی القضاۃ ملا احمد الکوزی قندھاری آپ کے اساتذہ میں شامل ہیں۔ عربی اور فارسی زبانوں میں مختلف فنون پر تقریباً چونتیس کتابیں تصنیف کیں۔

مؤلفاتِ اصولیہ:

انہوں نے کتاب "مغتنم الحصول فی علم الأصول" تالیف کی۔ مکتبہ کلیہ اسلامیہ، پشاور، پاکستان میں شمار نمبر ۶۲۲ پر یہ کتاب موجود ہے اس کے علاوہ بھی پاکستان کے مختلف مقامات پر اس کے نسخے موجود ہیں۔ یہ کتاب درحقیقت فاضل محبّ اللہ بہاری کی کتاب "مسلم الثبوت" کا رد ہے۔

ڈاکٹر مظہر بقا نے "مغتنم" کے مقدمہ میں سے یہ حصہ تحریر کیا ہے جس سے اس کتاب کے لکھنے کی وجہ تسمیہ کا اندازہ ہوتا ہے: "لما وجدت كتاب "المسلم" للفاضل محب الله البهاری من متون الفن موصوفا بالمتانة، ومعروفا بالرصانة، حتى رايت الطالبين مكبين عليه، ملقين اسماعهم اليه، اذا

وصفه مصنفه بانه حاول طريقتي الحنفية والشافعية، وغير مائل عن الوقعية، احببت ان احتذى على مثاله، وانسخ على منواله معترضا لاكثر مافيه اوفى حواشيه حلا وعقدا، معتنيا بذكر ماله او عليه ردا ونقدا، مراعيا فيه شريطة الانصاف، مستعيذا باللّٰه سبحان عن الجور والاعستاف، فحررت"۔

(ترجمہ: جب میں نے فاضل محبّ اللہ بہاری کی کتاب "المسلم" کو اس فن کے عمدہ اور بہترین الفاظ کے متون میں سے پایا جس کی شہرت کی وجہ سے میں نے طالبین کو اس کی طرف متوجہ ہوتے دیکھا۔ صاحب کتاب نے اس کا وصف بیان کرتے ہوئے کہا کہ یہ کتاب حنفی وشافعی طریقے پر جامع ہے اور حقائق سے کسی طرح دور نہیں۔ میں نے چاہا کہ اپنے اسلوب کو ان کے طرز پر رکھوں اور اسکی عبارت وحواشی میں پائی جانے والی قابل گرفت آسان ومشکل باتوں کے ذکر سے صرف نظر کروں۔ میں نے حق راستی کو اختیار کرتے ہوئے رد وتنقید میں اس کے محاسن ومعائب کا خیال رکھا ہے۔ اللہ کے غضب اور تنگی سے پناہ مانگتے ہوئے یہ کتاب تحریر کی ہے)۔

کتاب ''المغتنم'' پر تحقیق:

سید فدا محمد نے کتاب "المغتنم" کے باب القیاس پر تحقیقی مقالہ پیش کیا اور سندھ یونیورسٹی، پاکستان سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ (۱۳)

ولی اللہؒ بن حبیب اللہ بن محبّ اللہ انصاری (متوفی ۱۲۷۰ھ)

لکھنو میں پیدا ہوئے اپنے والد اور چچا ملا مبین انصاری سے تعلیم حاصل کی متعدد کتابیں لکھیں۔

مؤلفاتِ اصولیہ: انہوں نے اصول فقہ میں کتاب "نفائس الملکوت شرح مسلم الثبوت" تالیف کی۔ (۱۴)

خادم احمدؒ بن حیدر فرنگی محلّی (متوفی ۱۲۷۱ھ/۱۸۵۴ء):

خادم احمد بن حیدر علی بن محمد مبین فرنگی محلّی فقہ واصول کے امام تھے۔ وہ لکھنو میں پیدا ہوئے اور وہیں نشونما پائی۔ اپنے چچا شیخ محمد معین سے تعلیم حاصل کی تدریس وافتاء میں مشغولیت اختیار کی۔ واضح رہے کہ فرنگی محل لکھنو کا ایک محلّہ ہے شروع میں وہاں ایک فرانسیسی تاجر مقیم تھا جس کے تعلق کی وجہ سے یہ علاقہ فرنگی محل کہلاتا ہے (۱۵)۔

مؤلفاتِ اصولیہ: انہوں نے "تعليقات على نورا لأنوار شرح منار الأنوار للنسفى" لکھے اورنزھۃ الخواطر میں لکھا ہے کہ انہوں نے "نورالأنوار" کی شرح لکھی۔(۱۶)۔

سید مہدی بن ہادی لکھنوی (متوفی ۱۲۷۷ھ)

سید مہدی بن ہادی بن مہدی بن دلدار علی حسینی لکھنو میں پیدا ہوئے اور وہیں وفات پائی۔شیعہ عالم ،فقیہ و مجتہد اور صاحب تصنیفات تھے۔اپنے والد سید ھادی سے علم حاصل کیا اور والد کے عم محترم سید محمد بن دلدار علی سے سند حاصل کی۔

مؤلفاتِ اصولیہ: "رساله فى الإجتهاد و التقليد"(۱۷)

سید محمد بن دلدار علی حسینی نقوی نصیر آبادی لکھنوی (۱۱۹۹ھ-۱۲۸۴ھ)

شیعی مجتہد و امام تھے لکھنو میں ولادت ہوئی۔فقہ واصول اور کلام میں بلند مقام رکھتے تھے۔انہوں نے سلطان العلماء کا لقب پایا۔عوام وخواص شیعہ کے ساتھ ساتھ بادشایان اودھ کے یہاں بھی بڑی عزت ومنزلت رکھتے تھے۔وہ اودھ کی مسند افتاء پر بھی فائز رہے۔انہوں نے بہت سی کتابیں یادگار چھوڑیں۔

مؤلفاتِ اصولیہ:

(۱) "أصل الأصول" یہ کتاب سید مرتضی اخباری کے رد میں ہے جنہوں نے ان کے والد سید دلدار علی نقوی کی کتاب "أساس الأصول" پر نقض وارد کیا۔نزھۃ الخواطر میں اس طرح مذکور "ومنها كتابه أصل الأصول فى الرد علي السيد مرتضى الأخبارى الذى نقض على أساس الأصول لوالده السيد دلدار علي"۔

(۲) عاملی کی کتاب" زبدة الأصول "کی شرح لکھی یہ اصول فقہ پر ان کی نامکمل کتاب ہے۔

(۳) ''إحياء الإجتهاد'' یہ اصول فقہ میں ہے۔(۱۸)

عبدالحلیمؒ بن امین اللہؒ لکھنوی انصاری حنفی (۱۲۳۹ھ-۱۲۸۵ھ/۱۸۲۳ء-۱۸۶۸ء)

عبدالحلیم بن امین اللہ بن محمد اکبر بن احمد بن یعقوب انصاری لکھنو میں پیدا ہوئے قرآن کریم حفظ کیا اپنے والد، چچا اور ماموں سے علم حاصل کیا۔لکھنو، جونپور اور حیدر آباد میں تدریس کی ۱۲۸۲ھ میں حیدر آباد میں عدل وقضا کا منصب سنبھال کر ساری زندگی خدمت کرتے رہے۔فقیہ، اصولی اور منطقی تھے۔صاحب الفوائد البھیہ عبدالحی لکھنوی ان کے بیٹے اور شاگرد تھے انہوں نے کئی کتابیں لکھیں۔

مؤلفاتِ اصولیہ: انہوں نے ”حاشیہ قمرا لأقمار علی نورالأنوار شرح المنار“ تالیف کیا(۱۹)۔

عبدالوہاب بن محمد غوث بن ناصرالدین شافعی (۱۲۰۸ھ-۱۲۸۵ھ)

مدراس میں ولادت ہوئی اپنے والد اور غلام عبدالعلی لکھنوی وغیرہ سے علم حاصل کیا دومرتبہ حج وزیارت کیلئے حرمین شریفین گئے اپنے والد کے انتقال کے بعد بادشاہی خدمات میں مشغول رہے بیالیس سال تک لشکروں کی قیادت کی وزارت کے عہدے پر فائز رہے اور بڑے بڑے القابات سے نوازے گئے اور بہت سی کتابیں لکھیں۔

مؤلفاتِ اصولیہ: انہوں نے اصول فقہ میں کتاب ”کاشف الرموزات الی الورفات“ تالیف کی(۲۰)۔

عبدالحکیمؒ بن عبدالرب بن عبدالعلی بحرالعلوم لکھنوی (متوفی ۱۲۸۸ھ/-۱۸۷۱ء)

لکھنو میں پیدا ہوئے پوری زندگی درس وتدریس اور عبادت وریاضت میں گذاری فقہ، اصول، منطق وحکمت میں ممتاز مقام رکھتے تھے۔

مؤلفاتِ اصولیہ:

انہوں نے کتاب ”مسیر الدائر، شرح دائر الأصول فی علم الأصول“ تالیف کی۔اس شرح کی موجودگی کے بارے میں صاحب نزہۃ الخواطر لکھتے ہیں: ”رایتھا عند ولدہ شیخنا المرحوم محمد نعیم الکھنوی“ (ترجمہ: میں نے یہ شرح اپنے شیخ مرحوم محمد نعیم لکھنوی کے صاحبزادہ کے پاس دیکھی تھی)۔(۲۱)

(محمد) بشیرالدینؒ بن (محمد) کریم الدین قاضی عثمانی قنوجی (۱۲۳۴ھ-۱۲۹۶ھ/ ۱۸۱۸ء-۱۸۷۸ء)

فقیہ واصولی تھے دراست فقہ واصول فقہ میں تبحر حاصل کیا ان علوم میں سند مانے جاتے تھے اور فتاوی میں ان کی طرف رجوع کیا جاتا تھا۔قنوج میں ولادت اور بریلی میں نشونما پائی ہندوستان میں وفات ہوئی اور نجف میں تدفین ہوئی۔فقہ اور دوسرے علوم اپنے والد سے حاصل کیے ہندوستان کے علماء سے اکتساب فیض کیا۔شاہ عبدالعزیز دہلوی کے بھی شاگرد رہے۔ہندوستان کے مختلف علاقوں میں تدریس کی وہ بھوپال بھی

تشریف لے گئے جہاں ۱۲۹۵ھ میں منصب قضا پر فائز کیے گئے اور پھر ایک سال بعد خالق حقیقی سے جا ملے۔مختلف فنون پر کئی کتابیں لکھیں۔

مؤلفاتِ اصولیہ:

انہوں نے "کشف المبهم ممافی المسلم" کے نام سے "مسلم الثبوت" کی شرح لکھی جو اصول فقہ میں ہے۔یہی بات هدية العارفين ،معجم الأصوليين ، الفتح المبين اور نزهة الخواطر کی عبارات سے واضح ہوتی ہے جو ۱۲۸۷ھ میں کانپور سے چھپ چکی ہے[۲۲]۔جبکہ إيضاح المكنون میں اس طرح مذکور ہے "کشف المبهم ممافی المسلم اعنی مسلم الثبوت فی المنطق" [۲۳] یا تو یہ ان کا سہو ہے یا کاتب کی غلطی سے فی اصول الفقہ کے بجائے فی المنطق ہوگیا ہو اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ منطق میں بھی اس نام کی کتاب پر انہوں نے شرح لکھی ہو۔واللہ اعلم

مولانا نصر اللہ خانؒ بن محمد عمر خویشگی خورجوی حنفی (۱۲۲۶ھ-۱۲۹۹ھ)

خورجہ (یوپی) میں پیدا ہوئے۔مولانا احمد علی عباسیؒ چریاکوٹی اور دیگر علمائے عصر سے حصول علم کیا۔بعد میں حیدرآباد دکن چلے گئے وہاں کے قاضی بھی بنائے گئے۔متعدد کتابیں لکھیں۔

مؤلفاتِ اصولیہ: فن اصولِ فقہ میں " إرشاد البليد فی إثبات التقليد "تالیف کی[۲۴]۔

عرفان بن عمران رامپوری (تیرھویں صدی ہجری)

عرفان بن عمران بن عبدالحلیم تاجکی ،خرسانی پھر رامپوری ،خراسان میں ولادت ونشونما اور تعلیم ہوئی پھر ہندوستان تشریف لاکر علامہ عبدالعلی بن نظام الدین سہالوی لکھنوی سے سند فراغت حاصل کی پھر رامپور میں سکونت اختیار کرلی اور وہیں وفات پائی ان کے پانچ بیٹے تھے سب کے سب علماء تھے ان میں سب سے بڑے قاضی خلیل الرحمٰن ٹونکی تھے۔

مؤلفاتِ اصولیہ:

(۱) "مدارالأصول"

(۲) "دوارالأصول"

یہ دونوں کتابیں" دائر الاصول إلى علم الأصول" کی شرح ہیں نزهة الخواطر میں ان کی فقہ واصول فقہ میں کتابوں کی تعریف کی گئی ہے اور لکھا ہے:"له مصنفات جليلة فی الفقه والأصول

منها:"مدار الأصول" و "دوارالأصول" كلاهما شرح دائر الاصول إلى علم الأصول"(۲۶)

خلیل الرحمٰن بن عرفان رامپوری (تیرھویں صدی ہجری)

خلیل الرحمٰن بن عرفان بن عمران بن عبدالحکیم ٹونکی، رامپور میں پیدا ہوئے اور وہیں نشونما پائی۔ اپنے والد اور مفتی شرف الدین وغیرہ سے علم حاصل کیا نواب میر خان کے زمانہ میں ٹونک شہر میں قضاء اکبر کے عہدہ پر فائز رہے ریاضی، تاریخ وطب میں بھی مہارت رکھتے تھے اور انہوں نے کئی کتابیں بھی لکھیں۔

مؤلفاتِ اصولیہ:

نزھۃ الخواطر میں ہے:"ومن مصنفاته :الدائرشرح على منارالأصول" (یعنی الدائر یہ منار الأصول کی شرح ہے)۔(۲۶)

سید مرتضی اخباری لکھنوی (تیرھویں صدی ہجری)

مشہور شیعہ علماء میں سے تھے اخباری مذہب رکھتے اور اسی کی حمایت کرتے سید دلدار علی بن محمد معین نصیر آبادی مجتہد (متوفی ۱۲۳۵ھ/۱۸۲۰ء) سے علم حاصل کیا حج وزیارت کیلئے حجاز کا سفر کیا لیکن ''مخا'' میں وفات پا گئے۔

مؤلفاتِ اصولیہ:

ومن مصنفاته كتابه فى الرد على أساس الأصول لشيخه دلدار على المذكور ورد عليه السيد محمد بن دلدار على فى كتابه أصل الأصول (ترجمہ:انہوں نے کتاب الرد علی أساس الأصول لکھی جو ان کے شیخ دلدار علی کی کتاب اساس الاصول کا رد ہے جن کا ذکر گزر چکا ہے اور سید محمد بن دلدار علی نے اپنی کتاب اصل الاصول میں اس کا رد کیا ہے)۔(۲۷)

خلاصہ بحث:

اس مقالہ میں برصغیر کے ان بیس اصولیین کی فن اصولِ فقہ پر اکتیس کتابوں کی نشاندہی کی گئی ہے جن کا تعلق مغلیہ عہدِ زوال میں تیرھویں صدی ہجری سے تھا۔ اس دور کے اصولیین نے برصغیر سے مغل اور مسلم حکمرانی کے خاتمہ کا مشاہدہ کیا اور وہ اس صدی میں تاریخ کی ایک کروٹ کے تجربہ سے گذر رہے تھے۔ اس دور کے اصولیین نے زیادہ تر توجہ ماضی میں لکھی گئی کتابوں کی تشریحات وحواشی وتعلیقات وغیرہ پر مرکوز رکھی۔ اصولیین اور کتابوں کی تعداد سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ ایک صدی میں صرف یہی تحریری خدمات رہی ہوں گی۔ فن اصولِ

فقہ میں درس وتدریس اور حل المشکلات میں تو بہت سے اساتذہ ومشائخ کا تذکرہ ملتا ہے لیکن جن اصولیین کی تصنیف وتالیف کے بارے میں ہمیں آگاہی ہوسکی صرف ان کا ذکر کرنے پر اکتفا کیا گیا ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس فن کی بہت سی کتابیں اور وہ کتابیں جن میں اس صدی کے اصولیین کی تحریری خدمات قلمبند ہوں وہ بے توجہی، ناقدری اور حوادث زمانہ کی نذر ہو کر مفقود ہوگئی ہوں۔ بہر حال تیرھویں صدی ہجری میں برصغیر کے علماء ومشائخ نے اپنی بساط کے مطابق، سیاسی، معاشی ومعاشرتی انحطاط کے باوجود گرانقدر خدمات انجام دیں۔

حواشی

۱۔ Clifford Edmund Bosworth, *The New Islamic Dynasties,* Edinburgh: Edinburgh University press (2004) p.332

۲۔ تاریخِ ادبیات مسلمانان پاکستان وہند (۱۷۰۷ء-۱۸۰۳) مدیر سیّد وقار عظیم، لاہور پنجاب یونیورسٹی طبع اوّل ۱۹۷۱ء، ج ۷، ص ۹-۸

۳۔ ھدیۃ العارفین فی اسماء المؤلفین وآثار المصنفین، اسماعیل باشا بغدادی (متوفی ۱۳۳۹ھ) بیروت،

دار الفکر ۱۴۰۲ھ ج ۵، ص ۵۸۶-۵۸۷

۔ الفتح المبین فی طبقات الأصولیین، عبد اللّٰہ المصطفی المراغی، بیروت، محمد امین دمج (سنہ ند) ج ۳، ص ۱۳۲

اس میں ان کی تاریخ وفات ۱۱۸۰ھ مذکور ہے۔

۔ معجم الأصولیین، محمد مظہر بقا، مکۃ المکرّمہ جامعہ ام القری ۱۴۱۴ھ، ج ۲، ص ۲۱۶-۲۱۵ (۴۴۸)

۔ نزھۃ الخواطر وبھجۃ المسامع والنواظر، عبد الحی بن فخر الدین الحسنی (متوفی ۱۳۴۱ھ) ہند، رائے بریلی مکتبہ دار عرفات ۱۹۹۱ء-۱۴۱۲ھ ملتان، ادارہ تالیفات اشرفیہ، ج ۷، ص ۳۱۸-۳۱۳ (۴۹۸)

۴۔ رودکوثر، شیخ محمد اکرم، لاہور، ادارہ ثقافت اسلامیہ ۱۹۷۹ء، ص ۶۱۰، اس میں بحر العلوم کی تاریخ وفات ۱۲۳۵ھ/ ۱۸۱۹ء مذکور ہے

۵۔ نزهة الخواطر، ج ۷، ص ۴۴۳-۴۴۲ (۷۴۳)

۔ فقہائے پاک و ہند، محمد اسحق بھٹی، لاہور ادارہ ثقافت اسلامیہ ۱۹۸۹ء، ج ۳، ص ۲۷۵-۲۷۳

۶۔ نزهة الخواطر، ج ۷، ص ۹۷-۹۶ (۱۴۵)

۷۔ هدية العارفين، ج ۵، ص ۲۷۷

۔ معجم الأصوليين، ج ۲، ص ۱۰۲ (۳۴۰)

۸۔ نزهة الخواطر، ج ۷، ص ۱۸۸-۱۸۶ (۲۹۴)

۹۔ فقہائے پاک و ہند، محمد اسحق بھٹی، لاہور ادارہ ثقافت اسلامیہ ۱۹۸۹ء، ج ۳، ص ۱۹۹-۱۸۷ ملخص۔

۔ نزهة الخواطر، ج ۷، ص ۷۱-۶۶ (۹۹)

۱۰۔ نزهة الخواطر، ج ۷، ص ۸۵

۔ معجم الأصوليين، ج ۱، ص ۲۸۸ (۲۳۱)

۱۱۔ فن اصول فقہ کی تاریخ، عہد رسالت مآب ﷺ تا عصر حاضر فاروق حسن کراچی، دارالاشاعت ۲۰۰۶ء، ص ۴۳۴

۱۲۔ فقہائے پاک و ہند، محمد اسحق بھٹی، لاہور ادارہ ثقافت اسلامیہ ۱۹۸۹ء، ج ۳، ص ۳۴۴-۳۴۳

۔ نزهة الخواطر، ج ۷، ص ۵۳۷ (۹۲۷)

۱۳۔ معجم الأصوليين، ج ۲، ص ۳۱-۳۰ (۲۵۹)

۱۴۔ نزهة الخواطر، ج ۷، ص ۵۷۹-۵۷۸ (۱۰۰۸)

۔ فقہائے پاک و ہند، محمد اسحق بھٹی، لاہور ادارہ ثقافت اسلامیہ ۱۹۸۹ء، ج ۳، ص ۴۳۳-۴۳۲

۱۵۔ رودکوثر، شیخ محمد اکرم، ص ۶۰۴

۱۶۔ نزهة الخواطر، ج ۷، ص ۱۷۵-۱۷۴ (۲۷۷)

۔ الفتح المبين فی طبقات الأصوليين، عبد الله المصطفى المراغى، بيروت، محمد امين دمج (سنہ ند) ج ۳، ص ۱۵۴

- معجم الاصولیین، ج ۲، ص ۸۶ (۳۲۱)
- حرکة التالیف باللغة العربیة فی الاقلیم الشمالی الھندی فی القرنین الثامن عشر و التاسع عشر، جمیل احمد، ص ۳۵۵-۳۵۴، کبرانی جامع الدراسات الاسلامیه (سندھ)

۱۷۔ نزھة الخواطر، ج ۷، ص ۵۳۸ (۹۲۵)
- فقہائے پاک و ہند ج ۳، ص ۳۴۴

۱۸۔ فقہائے پاک و ہند ج ۳، ص ۱۶۸-۱۶۶
- نزھة الخواطر، ج ۷، ص ۴۵۶-۴۵۵ (۷۶۸)

۱۹۔ نزھة الخواطر، ج ۷، ص ۲۷۶-۲۷۵ (۴۴۸)
- الفتح المبین فی طبقات الاصولیین، ج ۳، ص ۱۵۴

۲۰۔ نزھة الخواطر، ج ۷، ص ۳۴۹-۳۴۸ (۵۵۰)

۲۱۔ معجم الأصولیین، ج ۲، ص ۱۶۳ (۳۹۸)
- نزھة الخواطر، ج ۷، ص ۲۷۳ (۴۴۳) اس میں تاریخ وفات ۱۲۸۶ھ مذکور ہے۔

۲۲۔ معجم الأصولیین، ج ۲، ص ۵ (۱۳۴)
- ھدیة العارفین، ج ۶، ص ۳۷۲
- الفتح المبین، ج ۳، ص ۱۵۱
- نزھة الخواطر، ج ۷، ص ۱۱۵-۱۱۳ (۱۶۹)

۲۳۔ ایضاح المکنون، ج ۴، ص ۳۶۴

۲۴۔ فقہائے پاک و ہند، ج ۳، ص ۳۶۲
- نزھة الخواطر، ج ۷، ص ۵۰۱-۵۰۰

۲۵۔ نزھة الخواطر، ج ۷، ص ۳۵۱ (۵۵۴)

۲۶۔ حوالہ سابق، ص ۱۸۰ (۲۸۷)

۲۷۔ حوالہ سابق، ص ۵۲۶-۵۲۵ (۸۹۶)